بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نمبر ۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم اتوار

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر روشن دین تنویر

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۳ شوال ۱۳۸۹ھ - ۴ فتح ۱۳۴۸ش - ۱۴ دسمبر ۱۹۶۹ء | نمبر ۲۸۸

ربوہ میں عید الفطر کی نہایت مقدس اور بابرکت تقریب

دائمی عید اور اس کے حصول کے قرآنی ذرائع پر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کا پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ

حضور ایدہ اللہ کی طرف سے دُنیا کے کونہ کونہ میں بسنے والے احمدیوں کو "عید مبارک" کا تحفہ

ربوہ - یہاں عید الفطر کی مقدس و بابرکت تقریب ۱۲ ماہ فتح ۱۳۴۸ ہش مطابق ۱۲ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعۃ المبارک اسلامی طریق کے مطابق اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ سادہ اور پُر وقار طریق پر منائی گئی۔ اہلِ ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں جن میں مرد، مستورات اور بچے سب شامل تھے نیز دُور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب نے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اقتداء میں نمازِ عید ادا کی۔ حضور نے نماز پڑھانے کے بعد عید الفطر کے فلسفہ نیز اس کے تسلسل میں ملنے والی حقیقی اور دائمی عید کے حصول کے قرآنی ذرائع پر نہایت پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جو نصف گھنٹہ سے کچھ زائد وقت تک جاری رہا جس کے اختتام پر حضور نے دنیا کے کونہ کونہ میں بسنے والے احمدیوں کو کمال درجہ محبت و شفقت کے رنگ میں "عید مبارک" کے دعائیہ تحفہ سے نوازا۔ نیز اسی روز بعد دوپہر نمازِ جمعہ پڑھانے کے بعد ہزاروں احباب کو شرفِ مصافحہ بھی بخشا۔ اس طرح انہیں اپنے آقا کی خدمت میں عید کی مبارکباد عرض کرنے اور حضور کی خصوصی دعاؤں سے فیضیاب ہونے کی غیر معمولی سعادت میسر آئی۔

حضور ایدہ اللہ کی منظوری سے نمازِ عید کا وقت ۹ بجے صبح مقرر کیا گیا تھا چنانچہ اُس روز ۹ بجے سے قبل ہی نہ صرف ہزاروں کی تعداد میں اہلِ ربوہ بلکہ دُور دراز مقامات سے آئے ہوئے کثیر التعداد احباب بھی آ جمع ہوئے حتیٰ کہ مسجد ہی نہیں اس سے ملحقہ وسیع و عریض احاطہ بھی نمازیوں سے پُر ہو گیا۔

جب ۹ بجے تک احباب مسجد مبارک اور اس سے ملحقہ شرقی احاطہ میں آ جمع ہوئے تو حضور ایدہ اللہ نے مسجد میں تشریف لا کر نمازِ عید پڑھائی نماز کے بعد حضور نے جو پُر معارف اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل ہے۔

پُر معارف اور بصیرت افروز خطبۂ عید

حضور نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سورہ حٰمٓ السجدہ کی حسبِ ذیل آیات تلاوت فرمائیں:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰہُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّۃِ الَّتِیْ کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝ نَحْنُ اَوْلِیٰٓؤُکُمْ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ

(وہ لوگ جنہوں نے کہا کہ اللہ ہمارا رب ہے پھر مستقل مزاجی (استقامت) کے ساتھ اس عقیدہ پر قائم ہو گئے اُن پر فرشتے اُتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کسی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اُس جنت کے ملنے کے لئے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے)

ان آیات کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہمارا عید کا دن تو یہ ہے جو رمضان کی عبادت کے بعد آتا ہے۔ اسی طرح ایک اور موقع پر آپ نے فرمایا کہ مدینہ کے دونوں قبائل مختلف موقعوں پر تہوار مناتے ہیں، اسکے بالمقابل خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے دو عیدیں مقرر کی ہیں ایک عید الفطر اور ایک عید الاضحیٰ۔

مسلمانوں کے لئے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ عیدوں کا ذکر کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا یہ امر انسان کی فطرت میں ہے کہ وہ وقفہ وقفہ سے خوشیاں منائے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبعوث کردہ انبیاء کے ذریعہ سے انسان کے اس فطرتی تقاضا کو پورا کرنے کا سامان کیا اور خوشی کے اظہار کے طریقے بھی بتائے لیکن گزشتہ اُمتوں کے افراد خوشی منانے میں ایسے منہمک ہوئے کہ اس جذبہ کے اظہار کے جو طریقے خدا تعالیٰ نے بتائے تھے انہیں وہ فراموش کر بیٹھے چنانچہ وہ خوشیاں مناتے رہے اور اب بھی مناتے ہیں لیکن وہ اُن ذمہ داریوں کو بھول گئے جو اس ضمن میں اللہ تعالیٰ نے ان پر عائد کی تھیں۔

"خوشی منانے کی حقیقی روح مر گئی چھلکا ہی چھلکا باقی رہ گیا۔

حضور نے فرمایا انسانی فطرت میں خوشی منانے کا جذبہ اتنا راسخ ہے کہ لوگ بعض اوقات بغیر کسی وجہ کے ہنسنے لگتے ہیں۔ بعض اوقات نوجوان طلباء جب اکٹھے ہوتے ہیں تو وہ خوشی منانے کے لئے بلا وجہ ہنسنا شروع کر دیتے ہیں اور خواہ مخواہ قہقہے لگاتے چلے جاتے ہیں۔ اگر ہم دیکھیں اور غور کریں تو دنیا کی ساری عیدیں اسی قسم کی ہیں قہقہہ تو لگ رہا ہے لیکن دل بشاشت سے عاری ہیں۔ حالانکہ اسلام کی رُو سے حقیقی خوشی وہی ہے جس کے منانے کا اللہ تعالیٰ حکم دے اور جس کے لئے قلبی کیفیت کا سامان بھی خدا خود پیدا کرے۔

(باقی ملاحظہ فرمائیں صفحہ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۳ فتح - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ حضور کی حرمِ محترم، حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی طبیعت بھی بفضلہٖ تعالیٰ اچھی ہے، الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۳ فتح حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی ۸ ماہ فتح (دسمبر) کو بعد دوپہر لاہور سے ربوہ واپس تشریف لے آئی ہیں۔ گزشتہ رات سے آپ کے گلے میں سخت درد اور کھانسی کی تحریک ہے اور طبیعت بہت ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین اللّٰھم آمین۔

مجلسِ ارشاد کا اجلاس

مجلسِ ارشاد مرکزیہ کا اجلاس مورخہ ۴ فتح ۱۳۴۸ ہش (۱۴ دسمبر ۱۹۶۹ء) بروز اتوار بعد نمازِ مغرب مسجد مبارک ربوہ میں منعقد ہوگا۔ انشاء اللہ اس اجلاس میں مندرجہ ذیل علمی تقاریر ہوں گی:۔

(۱) وفاتِ مسیح علیہ السلام (تین آیاتِ قرآنیہ سے) محترم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔

(۲) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (تین قرآنی معیاروں سے)۔ محترم قریشی نور الحق صاحب تنویر۔

(۳) نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا افاضۂ کمالاتِ روحانی۔ محترم مولوی عطاء المجیب صاحب راشد۔

مقامی احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہو کر مستفیض ہوں۔

ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد
(تعلیم القرآن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۴ فتح ۱۳۴۸ ہش

انسانی حقوق

(۳)

مسلم اقوام کی تاریخ بتاتی ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ اس خطبہ کی روشنی میں انسانی حقوق کے مساوات کے اصولوں کو جامۂ عمل پہنایا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ مسلمانوں میں بھی قبائلی اور نسلی فوقیت کا جذبہ کارفرما ہے لیکن اس کے باوجود آج تک کسی مسلمان کو یہ جرأت نہیں ہو سکی کہ وہ اس امتیاز کو چھوت چھات کی حد تک لے جائے اور کوئی مسلمان دوسرے انسان کو رنگ و نسل کی بناء پر انسانی حقوق سے محروم کر دے خواہ وہ کسی مذہب یا قوم سے تعلق رکھتا ہو۔ اسلامی معاشرہ میں کبھی ایسا نہیں ہوا اور نہ محض رنگ و نسل کی بناء پر انسانوں کے حقوق میں امتیاز رکھا گیا ہے۔ قانون کی نگاہ ہی میں نہیں بلکہ عام معاشرہ میں بھی قطعاً کبھی ایسا سوال پیدا نہیں ہوا۔

بعض لوگ شاید اعتراض کریں کہ مسلمان ملکوں میں غلامی آج تک رواج پذیر ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایسے ممالک میں بھی جہاں غلامی کا رواج ہے انسانی حقوق کو کبھی نہیں کچلا گیا۔ جیسا کہ خطبۃ الوداع سے ظاہر ہے۔ غلاموں کے متعلق سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے یہ فرمایا ہے کہ ان کو ویسا ہی کھلاؤ۔ پہناؤ جیسا کہ خود کھاتے پہنتے ہو۔ پھر اسلام میں حقیقتاً غلامی کا کوئی مقام نہیں۔ اسلام سرے سے غلامی کے خلاف ہے۔ بعض اقتصادی وجوہات کی وجہ سے غلامی کو بتدریج ختم کرنے کے طریقوں پر عمل کیا گیا تھا اور غلام کو آزاد کرنا سب سے افضل خیر کا کام بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم نے خود تمام غلاموں کو آزاد کر دیا تھا اور آپؐ کے صحابہؓ بھی جہاں موقع ملتا غلاموں کو آزاد کرا کے ثواب حاصل کرتے تھے۔

دوسرے غلاموں کے متعلق جو حقوق شناسی کے اصول اسلام نے دیئے ہیں ان کے پیشِ نظر تو غلام غلام رہتا ہی نہیں بلکہ اس کی پوزیشن آجکل کے ملازموں سے بدرجہا بہتر رہتی ہے۔ غلام مسلمان خاندان میں خاندان کا ایک فرد ہی تصور ہوتا تھا۔ اور اکثر بڑے بڑے عالم اور فاضل ہی نہیں بلکہ حکمران بھی خود غلام یا غلاموں کی اولاد ہوتے رہے ہیں۔ ہندوستان ہی میں بادشاہوں کا ایک خاندان خاندانِ غلاماں کہلاتا ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ اس خاندان کے افراد کبھی غلام تھے مگر انہوں نے ایسی ترقی کی کہ بادشاہی تخت پر جا بیٹھے۔

ہم یہاں یہ بات کہنا چاہتے ہیں کہ اسلام نے انسانی حقوق میں مساوات کا جو اصول دیا ہے وہ اتنا وسیع ہے کہ یو۔این۔او کے اصول بھی اس تک نہیں پہنچتے۔

اب سوال یہ ہے کہ مسلمانوں میں انسانی حقوق کی نگہداشت جو ہوئی ہے کیوں ہوئی ہے اور اس میں اسلامی معاشرہ کیوں اتنا کامیاب ہوا ہے کہ اس کی نظیر ساری دُنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اس کی ایک ہی وجہ ہے کہ باقی اعمال کی طرح اس اصول کی بنیاد بھی تقویٰ اللہ پر رکھی گئی ہے۔ آج چونکہ اللہ تعالےٰ کا خوف لوگوں کے دلوں سے نکل گیا ہے اور زندگی کی بنیادیں مادہ پرستی پر جا پڑی ہیں اس لئے رنگ و نسل کے امتیازات بھی قائم ہیں۔ مسلمانوں نے شاذ و نادر ہی اپنی محکوم قوموں میں نسل کشی کا طریق اختیار کیا ہے۔ وحشی ملکوں میں بھی جہاں جہاں اسلام پہنچا ہے مسلمانوں نے ان کو مٹایا نہیں ہے بلکہ ان کو پورے پورے انسانی حقوق عطا کئے ہیں۔ تاریخ اسلام میں کوئی بھی ایسا واقعہ نہیں پیش کیا جا سکتا کہ مسلمانوں نے کسی وحشی قوم کو جس پر ان کو تسلط حاصل ہوا ہو انسانی حقوق سے محروم نہیں کیا اور نہ نسل کو ہی ختم کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جیسا کہ آج یورپین اقوام کرتی ہیں۔ چنانچہ امریکہ کے اصل باشندے تقریباً ختم ہو چکے ہیں۔ اسی طرح جہاں جہاں یورپین اقوام آباد ہوئی ہیں مثلاً جزائر۔ آسٹریلیا۔ افریقہ وہاں وہاں انہوں نے اصل باشندوں کو ختم کرنے کی کوشش کی ورنہ ان کے انسانی حقوق سلب کر رکھے ہیں۔ یہاں تک کہ جو لوگ ان کا مذہب بھی اختیار کر لیں ان کو بھی فروتر مقام دیا جاتا ہے اور گرجوں تک میں ان کے لئے علیحدہ جگہ مخصوص کی جاتی ہے۔ یہ صرف جنوبی افریقہ ہی میں نہیں بلکہ افریقہ کے دیگر حصوں میں بھی جہاں جہاں سفید لوگ آباد ہوئے ہیں اصل باشندوں کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ یو۔این۔او کی کوشش بھی ناکام ہو رہی ہے۔ اور جب تک مادہ پرستانہ ذہنیت باقی ہے یہ ناکام ہی رہے گی۔ بغیر تقویٰ اللہ کے یہ مسئلہ حل نہیں ہو سکتا۔ اگرچہ اسلام اس کو آج سے تیرہ چودہ سَو سال سے نہایت کامیابی کے ساتھ حل کر چکا ہے ؂

جو سانس بھی تو لیتا ہے اسکی رضا سے لے

جور و جفا سے لے نہ تو مکر و دغا سے لے
تُو بندۂ خدا ہے اگر۔ تو خدا سے لے

دِل کے ذرا خلوص سے دستِ دعا اُٹھا
ممکن بھی جو نہیں ہے وہ دستِ دعا سے لے

اس کی رضا بغیر تو لعنت ہے زندگی
جو سانس بھی تو لیتا ہے اسکی رضا سے لے

ناداں ترے قویٰ بھی اسی کا ظہور ہیں
ہے اس کی شان کام تُو جو بھی قویٰ سے لے

تنویرؔ جاوداں ہے مسیحِ زماں کی سانس
اِک قطرہ بھی اُدھار نہ آبِ بقا سے لے

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ

الفضل

خود خرید کر پڑھے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ

قبولیتِ دعا کے شرائط اور چند سنہری گُر

از مکرم محمد صدیق صاحب امرتسری ایم۔اے سابق مبلغ افریقہ و سنگاپور

ہماری جماعت ایک مامور من اللہ کی قائم کردہ الٰہی جماعت ہے جس نے آسمانی نوشتوں اور پیشگوئیوں کے مطابق خدا کے فضل وکرم اور رحم کے ساتھ فی زمانہ دنیا میں بہرحال ترقی کرنی ہے اور ہر ملک وملت میں پھیلنا ہے اسلام کی نشأۃ ثانیہ یعنی اسلام کا اپنی ظاہری شان وشوکت سے پہلے کی طرح تمام دنیا پر چھا جانا اور دنیا کی ہر قوم اور ہر ملک کا مجموعی طور پر حلقہ بگوش اسلام ہونا اللہ تعالےٰ نے ہماری جماعت کی کوششوں قربانیوں اور تبلیغی جدوجہد کے ساتھ وابستہ کردیا ہے۔

اسلامی تعلیم و تمدن کو تمام دنیا میں پھیلانے اور رائج کرنے کی اس قدر اہم اور عظیم ذمہ داری موجودہ حالات میں محض مادی ذرائع اور صرف ظاہری سامانوں اور کوششوں سے کسی صورت میں ادا نہیں ہوسکتی۔ اس کے لئے اللہ تعالےٰ کی خاص مدد ونصرت خاص توجہ اور ایسے آسمانی ذرائع اور انقلاب کی ضرورت ہے۔ جو اللہ تعالےٰ اپنے خاص اور نیک بندوں اور روحانی جماعتوں کی تائید ونصرت کے لئے برپا فرمایا کرتا ہے۔ قرآن کریم سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ کے فضل وکرم اور نصرت کو جذب کرنے کا واحد ذریعہ اس کے ساتھ تعلق محبت اور اس سے متواتر دعا کرنا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔

قُلْ مَا يَعْبَأُ بِكُمْ رَبِّي لَوْلَا دُعَاؤُكُمْ (الفرقان ۷۸)

یعنی اے رسول تو ان سے کہہ دے کہ میرا رب تمہاری پرواہ ہی کیا کرتا ہے۔ اگر تمہاری طرف سے دعا اور استغفار نہ ہو۔

کامیابی کا واحد ذریعہ

پس یہ ایک حقیقت ہے کہ ہماری جماعتی کامیابی کے لئے بلکہ انفرادی ذمہ داریوں کی صحیح اور نتیجہ خیز طور پر ادائیگی کے لئے بھی اور ہر قسم کی جماعتی اور ذاتی مشکلات کی دوری کے لئے سب سے بڑا ذریعہ اور ہتھیار دعا ہی ہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ہمارا اعتقاد ہے کہ خدا نے جس طرح ابتدا میں دعا کے ذریعہ شیطان کو آدم کے زیر کیا تھا۔ اسی طرح اب آخری زمانہ میں بھی دعا ہی کے ذریعہ سے غلبہ اور تسلط عطا کریگا نہ تلوار سے۔"

(ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۲۲۷)

اسی طرح حضورؑ فرماتے ہیں:۔

"میرا مذہب یہ ہے کہ کیسی ہی مشکلات مالی یا جانی انسان پر پڑیں۔ ان سب کا آخری علاج دعا ہے۔ خدا تعالےٰ ہر شے کا مالک ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے اور کرسکتا ہے۔ اور ہر شے پر اس کا قبضہ ہے۔ انسان کسی حاکم یا افسر کے ساتھ اپنا معاملہ صاف کرتا ہے اور اس کو راضی کرتا ہو تو وہ اسے بہت فائدہ پہنچا دیتا ہے کیا خدا تعالےٰ جو حقیقی حاکم اور مالک ہے اس کو نفع نہیں دے سکتا؟" (ملفوظات ۹ صفحہ ۴۹)

اپنی کتاب کشتی نوح میں بھی حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا کی نافرمانی ایک گندی موت ہے اس سے بچو۔ دعا کرو تا تمہیں طاقت ملے۔ جو شخص دعا کے وقت خدا کو ہر ایک بات پر قادر نہیں سمجھتا۔ بجز وعدہ کی مستثنیات کے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔" (صفحہ ۲۶)

آگے فرمایا:۔

"دعا ایک زبردست طاقت ہے جس سے بڑے بڑے مشکل کام حل ہوجاتے ہیں اور دشوار گزار منزلوں کو انسان بڑی آسانی سے طے کرلیتا ہے۔ کیونکہ دعا اس فیض اور قوت کے جذب کرنے والی نالی ہے۔ جو اللہ تعالےٰ سے آتا ہے۔ جو شخص کثرت سے دعاؤں میں لگا رہتا ہے وہ آخر اس فیض کو کھینچ لیتا ہے۔ اور اللہ تعالےٰ سے تائید یافتہ ہوکر اپنے مقاصد کو پالیتا ہے۔"

(ملفوظات ۷، صفحہ ۱۹۳)

قبولیتِ دعا کے شرائط

دعا کی اہمیت اور ضرورت واضح کردینے کے بعد یہ بیان کردینا بھی ضروری ہے کہ وہ کونسے ذرائع اور شرائط اور پابندیاں ہیں۔ جنہیں اختیار کرنا قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے۔ اور جن کے بغیر دعا کا قبول ہونا تقریباً محال ہوتا ہے۔

بعض لوگ اپنی کم علمی اور قبولیت دعا کے شرائط سے ناواقفی کی بناء پر بہت جلد مایوس ہوکر دعا کرنا چھوڑ بیٹھتے ہیں۔ اور دعا پر ان کا ایمان نہیں رہتا۔ اور اپنی مایوسی کے عالم میں وہ اللہ تعالےٰ کے سمیع و مجیب ہونے کے بھی منکر ہوجاتے ہیں۔ اور بسا اوقات یہ کہنا شروع کردیتے ہیں کہ ہم نے تو دن رات دعائیں اور اللہ تعالےٰ سے التجائیں کرکے دیکھ لی ہیں۔ ہماری تو کوئی دعا بھی قبول نہیں ہوئی۔ حالانکہ درحقیقت قصور ان کا اپنا ہوتا ہے۔ وہ قبولیت دعا کی شرائط ولوازم کا لحاظ نہیں رکھتے۔ اور نہ عمل پیرا ہوتے ہیں۔ یہ ایک عام فہم بات ہے کہ جب تک قبولیت دعا کے اسباب وشرائط کی رعایت نہیں رکھی جائیگی۔ اور جملہ شرائط کی پابندی نہیں کی جائے گی۔ دعا قبول نہیں ہوگی۔ جیسے کہ اگر ہم کسی دوست سے ٹیلیفون پر بات کرنا چاہیں تو جب تک اس کے فون نمبر اور نام وغیرہ کا ہمیں علم نہ ہوگا اور جب تک ہمیں ٹیلیفون کا ڈائل گھمانے کا طریق نہیں آتا ہوگا۔ نیز جب تک ٹیلیفون کی تاروں کا جوڑ میل صحیح نہیں ہوگا۔ اس سے بات نہیں ہوسکیگی اسی طرح اللہ تعالےٰ سے بات کرنے اور دعائیں کرنے کے آداب وشرائط اور لوازم کو جب تک ملحوظ نہ رکھا جائے گا۔ اللہ تعالےٰ سے صحیح طور پر بات نہ ہوسکے گی۔ اور ایسی حالت میں دعا کا قبول نہ ہونا محض ہماری اپنی نااہلی جہالت اور کمزوری تصور ہوگی پس قبولیت دعا کے شرائط اور ذرائع کا معلوم ہونا اور ان پر عمل پیرا ہونا قبولیت دعا کے لئے نہایت ضروری اور لازمی ہے۔ چنانچہ ذیل میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات عالیہ کی روشنی میں قبولیت دعا کے وہ گُر اور شرائط افادہ عامہ کے لئے پیش کئے جاتے ہیں۔ جن کے بغیر دعا کا قبول ہونا مشکل ہوتا ہے

پہلی شرط

اس بارے میں پہلی شرط یہی ہے کہ دعا کرنے والے کا اللہ تعالےٰ پر پختہ ایمان ہو۔ اور ایسا کوئی فعل اس سے صادر نہ ہو۔ جو خلاف شریعت حقہ ہو۔ اور اگر اس سے کوئی ایسا فعل صادر ہو ہی گیا ہو۔ جو اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کا موجب ہو۔ تو دعا گو کا پہلا فرض یہ ہونا چاہیئے۔ کہ وہ اس غلطی یا گناہ کی سچے دل سے معافی طلب کرکے اللہ تعالےٰ کو راضی کرے۔ اور آئندہ اس غلطی سے بچنے کا پکا وعدہ کرے۔ دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جب کسی افسر یا حاکم کا مود آف ہو اور وہ کسی بات پر کسی سے ناراض ہو۔ تو ایسی حالت میں وہ اس کی کوئی بات سننے یا کوئی احسان اس پر کرنے کے لئے تیار نہیں ہوگا اور ضروری ہوگا کہ پہلے اس کی ناراضگی کے موجب دور کرکے اس غلطی کا ازالہ کرکے معافی مانگی جائے۔ اور اس حاکم یا دوست کو راضی کیا جائے۔ اس کے بعد وہ اس کی بات سننے پر آمادہ ہوگا پس اسی عام اصول کے مطابق اللہ تعالےٰ بھی اپنے انہیں بندوں کی دعائیں سنے گا۔ جن سے وہ راضی ہو۔ اور جو خدا جیسا چاہتا ہے کے مطابق اس کی نافرمانی نہیں کرتے اور اسے ہر طرح سے ہر قیمت پر راضی رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہ نکتہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"یہ بات بھی بحضور دل سن لینی چاہیئے کہ قبول دعا کے لئے بھی چند شرائط ہوتی ہیں۔ ان میں سے بعض تو دعا کرنے والے کے متعلق ہوتی ہیں۔ اور بعض دعا کرانے والے کے متعلق۔ دعا کرانے والے کے لئے ضروری ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے خوف وخشیت کو مدنظر رکھے۔ اور اس کے غنا ثنا سے ہر وقت ڈرتا رہے۔ اور صلح کاری اور خدا پرستی اپنا شعار بنائے۔ اور تقوےٰ اور

راستبازی سے خدا تعالیٰ کو خوش کرے تو ایسی صورت میں دعا کے لئے باب استجابت کو کھولا جاتا ہے۔ اور اگر وہ خدا تعالیٰ کو ناراض کرتا ہے۔ اور اس سے بگاڑ اور جنگ قائم کرتا ہے تو اس کی شرارتیں اور غلط کاریاں دعا کی راہ میں ایک سد اور چٹان ہو جاتی ہیں۔ اور استجابت کا دروازہ اس کے لئے بند ہو جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۱۰۸)

دوسری شرط

دوسری اہم شرط قبولیت دعا کے لئے یہ ہے کہ آیت کریمہ لا تیئسوا من روح اللہ کے مطابق انسان اللہ تعالیٰ سے کبھی ناامید نہ ہو۔ اور ہمیشہ اس کے فضل و کرم اور رحمت کا امیدوار رہے۔ اور مایوسی اور ناامیدی کو کبھی دل میں جگہ نہ دے بلکہ آیت کریمہ ولیومنوا بی لعلھم یرشدون کے مطابق اس کا سینہ و دل اس ایمان اور یقین اور وثوق سے پُر ہو کہ اللہ تعالیٰ کسی کو خائب و خاسر نہیں لوٹاتا اور اپنے بندوں کی پکار اور دعائیں سنتا اور قبول کرتا ہے۔ اور وہ اپنے فضل سے میری دعا بھی قبول فرمائے گا۔

حدیث قدسی شریف میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

انا عند ظن عبدی بی

کہ میں اپنے بندوں سے ایسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ مجھ سے امید رکھتے ہیں۔ جس قسم کا خیال کر کے وہ مجھ سے مانگتے ہیں۔ یا دعا کرتے ہیں۔ ان کے اسی خیال اور پیمانہ کے مطابق میں ان سے سلوک کرتا ہوں۔

پس اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے قبولیت دعا کا شرف حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ اس کے متعلق یہ یقین ہو کہ وہ دعائیں سنتا اور قبول کرتا اور اپنے بندوں کو اپنے فضل و احسان سے نوازتا ہے۔ اور مجھے بھی نوازے گا اور ایسی ناامیدی یا شک کو کبھی قریب بھی نہیں آنے دینا چاہیئے کہ معلوم نہیں خدا تعالیٰ میری دعا سنے گا اور قبول بھی کرے گا یا نہیں۔ دعا کے اس گُر کی تفصیل سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یوں بیان فرماتے ہیں۔

"جب تم دعا کرو تو ان جاہل نیچریوں کی طرح نہ کرو جو اپنے ہی خیال سے ایک قانون قدرت بنا بیٹھے ہیں۔ جس پر خدا کی کتاب کی مہر نہیں کیونکہ وہ مردود ہیں ان کی دعائیں ہرگز قبول نہیں ہونگی وہ اندھے ہیں نہ سوجاکھے۔ وہ مردے ہیں نہ زندے ... لیکن جب تو دعا کے لئے کھڑا ہو تو تجھے لازم ہے کہ یہ یقین رکھے کہ تیرا خدا ہر ایک چیز پر قادر ہے۔ تب تیری دعا منظور ہوگی۔ اور تو خدا کی قدرت کے وہ عجائبات دیکھے گا جو ہم نے دیکھے۔"

(کشتی نوح) (باقی)

جلسہ سالانہ ۱۹۶۹ء پر

جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز سے جلسہ سالانہ کے ایام میں جماعتی ملاقاتوں کا پروگرام درج ذیل ہے۔ جماعتیں اپنی اپنی ملاقات کی تاریخ اور وقت نوٹ کر لیں۔ اور اس کے مطابق ملاقات کا شرف حاصل کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثالث)

تاریخ	وقت	نام جماعت ہائے	عرصہ ملاقات
۲۶/۱۲/۶۹	۸-۰۰ بجے صبح	لاہور شہر و ضلع	۵۰ منٹ
"	"	کیمبل پور شہر و ضلع	۵ "
"	۷-۳۰ شام	گجرات شہر و ضلع	۴۵ "
"	"	میانوالی شہر و ضلع	۵ "
"	"	پشاور و ڈویژن اسماعیل خان ڈویژن	۴۵ "
"	"	جہلم شہر و ضلع	۱۰ "
"	"	ڈیرہ غازیخان شہر و ضلع	۱۰ "
"	"	ساہیوال شہر و ضلع	۲۵ "
۲۷/۱۲/۶۹	۸-۰۰ بجے صبح	ملتان شہر و ضلع	۴۰ "
"	"	راولپنڈی شہر و ضلع	۴۵ "
"	۷-۳۰ شام	سیالکوٹ شہر و ضلع	۸۰ "
"	"	بیعت	۱۰ "
"	"	گوجرانوالہ شہر و ضلع	۵۰ "
۲۸/۱۲/۶۹	۸-۰۰ بجے صبح	حیدرآباد و خیرپور ڈویژن	۴۰ "
"	"	کراچی	۳۵ "
"	"	آزاد کشمیر	۱۵ "
"	۷-۳۰ شام	کوئٹہ بلوچستان	۱۵ "
"	"	بہاولپور ڈویژن ہر سہ اضلاع	۳۵ "
"	"	بیعت	۱۰ "
"	"	جھنگ شہر و ضلع	۲۵ "
"	"	شیخوپورہ شہر و ضلع	۳۵ "
"	"	مظفر گڑھ شہر و ضلع	۱۰ "
۲۹/۱۲/۶۹	۹-۰۰ بجے صبح	سرگودھا شہر و ضلع	۵۰ "
"		بیعت	۱۰ "
"		لائل پور شہر و ضلع	۵۰ "
"		مشرقی پاکستان	۱۰ "
"		بیرون ممالک	۱۰ "
"		ہندوستان ماسوائے قادیان	۲۰ "
"		قادیان	۲۰ "

مجالس خدام الاحمدیہ کیلئے نیک نمونہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ نے خدام الاحمدیہ کو تحریک جدید کی فوج قرار دیا ہوا ہے۔ اس طرح خدام الاحمدیہ پر تحریک جدید کی عظیم ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ لیکن یہ مسئلہ کہ مجلسی سطح پر تحریک جدید کا کام کیونکر کیا جائے۔ اکثر مجالس پر واضح نہیں ہوتا۔ چنانچہ قیادت ضلع لائل پور نے اس ضمن میں ایک نیک مثال قائم کی ہے۔ قائد ضلع لائل پور مکرم مشتاق احمد صاحب ہاشمی نے اپنے انتظام کے ماتحت تیرہ جماعتوں کے وعدے حاصل کر کے مرکز میں بھجوائے ہیں۔ گویا ان جماعتوں میں حصول وعدہ جات کے لئے جو وقت اور پیسہ خرچ ہوا کو صرف کرنا تھا۔ اس میں قائد ضلع کے انتظام کی وجہ سے خاصی بچت ہوگئی اور ضلع بھر کے کام کو جلد تر تکمیل تک پہنچانے کے اسباب پیدا ہوگئے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء

دیگر مجالس بھی اسی طرح معین کام اپنے ذمہ لے لیں تو وہ نہایت احسن رنگ میں تحریک جدید کی خدمت بجا لا کر واقعی تحریک جدید کی فوج کے لقب کی لاج رکھ سکتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق عطا بخشے

(وکیل المال اول تحریک جدید)

انسپکٹران بیت المال توجہ فرمائیں

انسپکٹران بیت المال آمد جو مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں میں کام کر رہے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ ۲۱ فتح (دسمبر) کی شام تک ربوہ پہنچ جائیں اور ۲۲ کی صبح کو نظارت میں حاضری دیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

محترم صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب کی وفات

(مکرم میاں محمود احمد خان صاحب امیر جماعتہائے احمدیہ ضلع پشاور)

افسوس ہے کہ محترم صاحبزادہ سیف الرحمٰن صاحب اپنے گاؤں بازید خیل ضلع پشاور میں ۲۸، ۲۹ ستمبر ۱۹۶۹ء کی درمیانی رات کو وفات پا گئے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

مرحوم کا سن پیدائش ۱۸۶۹ء ہے۔ ایک سو سال سے زیادہ عمر پائی۔ چند سالوں سے آپ کی بینائی اور شنوائی کمزور ہو گئی تھی مگر حافظہ اور زبان بدستور کام کرتے رہے۔ علاقہ سرحد میں مرحوم اپنے وقت کے بہترین مبلغ ثابت ہوئے پشتو، فارسی اور عربی کے عالم تھے اور پشتو کے شاعر بھی۔ معزز خاندان کے چشم و چراغ ہونے کی وجہ سے تحصیل علم کا شوق رہا۔ اس مقصد کے لئے دہلی اور لکھنؤ کا سفر بھی کیا۔ اُن دنوں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کرتے کرتے رہ گئے۔ حضور سے ملاقات نہ ہو سکی۔ بعد میں تقریباً ۱۹۱۲ء میں قادیان گئے ملک صندل خان صاحب آف سفید ڈھیری بھی آپ کے ساتھ تھے وہاں کئی ماہ قیام کیا اور دونوں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دست مبارک پر سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے وطن واپس آکر خوب تبلیغ کی جس کے نتیجہ میں آپ کے بھائی اور کچھ دوسرے لوگ بھی احمدی ہو گئے خلافت ثانیہ کے شروع میں مرحوم بھی غیر مبائعین میں شامل ہو گئے اور مولوی محمد علی صاحب نے آپ کو مبلغ بنا لیا مگر چونکہ فطرت نیک تھی۔ جب آپ نے مطالعہ کیا تو حقیقت کھل گئی اور ۱۹۲۰ء میں مرحوم خلافت ثانیہ کے ساتھ وابستہ ہو گئے اس طرح آپ کا خاندان بفضل اللہ تعالیٰ نظام خلافت کی آغوش میں آ گیا۔ الحمد للہ۔

مرحوم نیک صالح متقی پابند صوم و صلوٰۃ دعا گو اور فدائی احمدی تھے۔ بعد میں آئے اگر بہتوں سے آگے نکل گئے۔ آپ کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی پیاری بستی قادیان اور حضرت خلیفۃ المسیح سے اس قدر محبت اور عشق تھا کہ بارہا جب ان کا تذکرہ کرتے تو تڑپ اُٹھتے اور بے ساختہ رو پڑتے جس سے ملاقات کرنے والوں پر عجیب کیفیت طاری ہو جاتی۔ قادیان میں عرصہ قیام کے ذکر کے سلسلہ میں حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کی محبت بھری باتیں کچھ عجیب انداز محبت سے بیان کرتے خود روتے اور دوسروں کو رلا دیتے۔ ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والے میں

جس طرح مرحوم کا خاندان اپنے علاقہ میں خاص عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ اسی طرح آپ کے گاؤں بازید خیل کو بھی ایک قسم کی تاریخی حیثیت حاصل ہے۔ مرحوم کے بزرگ اکثر عالم گذرے ہیں اور دور دور سے لوگ تحصیل علم کے لئے یہاں آتے رہے ہیں۔ اس مقام کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔ جب یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؒ بھی علاقہ خوست سے تحصیل علم کے لئے بازید خیل آئے تھے عجیب اتفاق ہے کہ صاحبزادہ صاحب مرحوم کی نماز جنازہ صاحبزادہ حافظ محمد طیب صاحب لطیف (جو حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہیدؒ کے صاحبزادے ہیں) نے بازید خیل میں پڑھائی جو اتفاق سے رمضان کی نماز تراویح کے لئے پشاور آئے ہوئے ہیں۔ جنازہ پر علاقہ کے سینکڑوں معززین آئے اور یکعد کے قریب پشاور اور گرد و نواح کے احمدیوں نے نماز جنازہ پڑھی اور مرحوم کو پورے اعزاز کے ساتھ اُن کے آبائی قبرستان میں دفن کیا گیا۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَاَدْخِلْہُ فِیْ جَوَارِ رَحْمَتِکَ۔

موضع بازید خیل علاقہ مومند میں واقع ہے اور پشاور سے تقریباً چار میل جانب جنوب مغرب ہے۔ یہ ایک آباد گاؤں ہے جس کے ہر کوچہ و ہر گھر میں دریائے باڑہ کا پانی بہتا ہے۔ اس گاؤں کا ایک حصہ عیدگاہ کہلاتا ہے جہاں صاحبزادوں کا خاندان رہتا ہے اس جگہ لوگ تحصیل علم کے لئے آیا کرتے تھے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور ان کے فرزند جلیل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قرب میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور سب کو مرحوم کے نقش قدم پر چلنے اور احمدیت کے سچے خادم بننے کی توفیق دے۔ آمین

مرحوم نے چھ بیٹے اور چار بیٹیاں اور پوتے نواسے کم و بیش پچاس افراد چھوڑے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے خاص فضل سے بہترین احمدی بنائے۔ مرحوم کی اولاد میں سے ایک کہنہ مشق صحافی صاحبزادہ حبیب الرحمان صاحب قلندر مومند ایم اے اور دوسرے صاحبزادہ فیض الرحمٰن فیضی ہیں یہ دونوں اچھے ادیب اور شاعر ہیں اور باقی بھی اپنے اپنے رنگ میں مرحوم کے نقش قدم پر چلنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

جلسہ سالانہ پر آنے والی بہنوں کیلئے ہدایات

حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ قریب آ رہا ہے اللہ تعالیٰ ہماری بہنوں کو جلسہ سالانہ میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکات سے کما حقہ فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا کرے بعض بہنیں دور دراز کا سفر اختیار کر کے آتی ہیں لیکن اپنی جہالت سے ان برکات سے محروم رہتی ہیں۔ جنکو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے سفر اختیار کیا تھا۔ اسلئے اپنی بہنوں کی خدمت میں کچھ گذارشات پیش ہیں۔ تمام لجنات کا فرض ہے کہ وہ جلسہ سالانہ سے پہلے ایک اجلاس منعقد کر کے سب ہدایات بہنوں کو سنا دیں۔

۱۔ آنے والی بہنیں آتے ہوئے راستہ میں دعائیں کرتی ہوئی آئیں کہ اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو ہر تکلیف سے محفوظ رکھے خیریت سے آئیں خیریت سے رہیں اور خیریت سے واپس جائیں۔

۲۔ پردہ کا خاص خیال سفر میں رکھیں اور دوران قیام ربوہ میں بھی۔

۳۔ جلسہ سالانہ پر آنے کا اصل مقصد تقریریں غور سے سننا اور پھر ان پر عمل کرنا ہے۔ اس لئے وقت پر جلسہ گاہ پہنچیں۔ حتی الوسع پورا وقت جلسہ گاہ میں رہیں باتیں نہ کریں۔ خود بھی توجہ سے سنیں اور دوسروں کو بھی سننے دیں۔

۴۔ اپنے بچوں کا خیال رکھیں ان کی حفاظت سے غفلت نہ برتیں۔ بہتر ہوگا کہ ان کا نام پتہ لکھ کر گلے میں ڈال دیں یا بازو پر باندھ دیں۔

۵۔ صفائی کا خاص خیال رکھیں عموماً بہنیں کھا کر چھلکے وغیرہ سڑکوں، سٹیج، حلقہ خاص اور جلسہ گاہ میں جہاں کھڑی یا بیٹھی ہوں پھینک دیتی ہیں اس حرکت سے خود بھی بچیں اور بچوں کو بھی روکیں جلسہ گاہ کی قناتوں کے ارد گرد اور ہر دو قیامگاہوں میں کوڑے کے بڑے بڑے ڈرم رکھوائے جا رہے ہیں۔ چھلکے وغیرہ ان میں پھینکیں اسی طرح بچوں کو قضائے حاجت کے لئے جلسہ گاہ یا سڑکوں پر نہ بٹھائیں۔ بلکہ جو جگہیں بنائی گئی ہیں وہیں لے کر جائیں۔

۶۔ جو منتظمات مقرر کی جاتی ہیں ان سے پورا تعاون کریں اگر کوئی شکایت ہو تو پھر خاکسار کے علم میں لے آئیں۔

۷۔ سٹیج کا ٹکٹ محدود تعداد میں دیا جا سکتا ہے اور اس کے اپنے قوانین ہیں۔ اس کے مطابق ہی دیا جاتا ہے اس لئے اگر حق نہیں بنتا تو بے وجہ جھگڑا نہ کریں اور جن کا حق بنتا ہے وہ بھی اگر وقت سے پہلے لے لیں تو بہتر ہے۔

۸۔ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے جلسہ سالانہ کے دنوں میں ایک صنعتی نمائش ہال لجنہ اماء اللہ کے ہال میں منعقد ہوگی آنے والی بہنیں اسے بھی دیکھنے کی کوشش کریں۔ بلکہ اس میں سامان بھجوا کر حصہ بھی لیں۔ یہ نمائش دونوں اجلاسوں کے درمیانی وقت جلسہ شروع ہونے سے قبل اور جلسہ ختم ہونے کے بعد کھلی رہے گی۔

خاکسار

مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔

تحریک جدید کا چھتیسواں سال اور وعدے

تمام جماعتہائے احمدیہ کو علم ہو چکا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان بروز جمعۃ المبارک ۲۴ - اخاء ۱۳۴۸ ہش / ۲۴ اکتوبر ۱۹۶۹ء فرما دیا ہے۔ اب جماعتوں کا فرض ہے کہ وہ جلد از جلد اپنے وعدہ جات مرکز میں ارسال فرما دیں اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعاؤں کے وارث بنیں۔ اگر وعدہ جات کے مطبوعہ فارم میسر نہ ہوں تو سادہ کاغذ پر ہی وعدے بھجوا دئے جائیں تا سابقین کا ثواب بھی حصہ میں آئے۔

"اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی مدد کرتے ہیں"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

یہ وقف جدید کے سال کا آخری مہینہ ہے

دسمبر ۶۹ء شروع ہے۔ اور دوست جانتے ہیں کہ یہ وقف جدید کے سال کا آخری مہینہ ہے پس ایسے تمام احباب اور جماعتیں جنہوں نے وقف جدید کے وعدوں کو پورا نہیں کیا۔ اب ان کے لئے موقعہ ہے۔ کہ وہ سب سے پہلے وقف جدید کی ذمہ داریوں کو پورا کریں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے کئی جماعتیں مثلاً لائلپور۔ کوئٹہ اور نواب شاہ وغیرہ اپنے اپنے وعدہ جات کو پورا کر چکی ہیں۔ لیکن ابھی کثرت کے ساتھ ایسی جماعتیں موجود ہیں۔ جنہوں نے اپنے وعدہ جات کو پورا کرنا ہے

(ناظم مال وقف جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ توجہ فرمائیں

تمام قائدین اضلاع خدام الاحمدیہ کو ان مجالس کی فہرست ارسال کر دی گئی ہے۔ کہ جن کے بجٹ مرکز کو موصول نہیں ہوئے۔ قائدین سے درخواست ہے کہ وہ خود یا اپنے کسی نمائندے کے ذریعے جن مجالس کے بجٹ تشخیص نہیں ہوئے۔ تشخیص کروا کر مرکز کو جلد ارسال فرما دیں۔ تاکید ہے

(مہتمم خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے خالو صاحب محترم چوہدری عنایت اللہ صاحب بنگوی حال کراچی کی پریشانیوں کے دور ہونے نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے احباب کرام سے درخواست دعا ہے۔

(صفی الرحمٰن خورشید دارالنصر غربی ربوہ)

۲۔ عاجز ایک عرصہ سے بعارضہ قلب شدید بیمار ہے۔ ان دنوں پھر زیادہ شدت سے دورے ہونے لگ گئے ہیں اسلئے احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ مولا کریم اپنے فضل سے صحت کاملہ اور شفائے عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار ایچ انور علی خان محصل حلقہ سول لائن فلیمنگ روڈ لاہور)

۳۔ خاکسار تین چار روز سے خونی پیچش سے بیمار ہے۔ نیز بچے بھی بیمار ہیں۔ تمام احباب سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ محمد احمد سعید دارالصدر جنوبی)

۴۔ میرے والد محترم چوہدری محمد عبداللہ صاحب ساکن سوہاوہ ڈھلواں۔ ضلع گوجرانوالہ حال کراچی مورخہ ۱۹ دسمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات سے متواتر تشنج کے دورے پڑنے سے نہایت ہی کمزور ہو چکے ہیں۔ بزرگان سلسلہ اور دیگر احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میرے والد محترم کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار ظفر اللہ خان ۱۲/۱۸ دستگیر سوسائٹی کراچی ۳۵)

ہمارے زمیندار و مزارع حضرات توجہ فرمائیں

فصل خریف (کپاس کی چنائی۔ مکئی اور جوار وغیرہ کی کٹائی) کی برداشت شروع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں سب سے زیادہ برکت ڈالے اور اپنی اس عزیز کمائی کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ، زمیندار اور مزارع حضرات کے بارے میں فرماتے ہیں:-

(۱) زمیندار احباب جن کی زمین (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو۔ وہ ایک آنہ فی ایکڑ اور اس سے زائد زمین والے دو آنے فی ایکڑ کے حساب سے (برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون) دیا کریں۔

(۲) مزارع حضرات جن کی مزارعت (زیر کاشت) دس ایکڑ سے کم ہو وہ دو پیسہ فی ایکڑ اور زائد مزارعت والے ایک آنہ فی ایکڑ کی شرح سے مسجد فنڈ دیا کریں۔

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعودؓ کے مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کی تعمیل کر کے اللہ تعالیٰ سے انعامات اور اس کے فضلوں کے وارث ہوں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

آسامیاں خالی ہیں

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں دو انسپکٹران۔ ایک کلرک ایک مددگار کارکن کی اسامی پُر کرنے کے لئے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت کا شوق رکھنے والے دیندار۔ نیک اور مستعد احباب امیر مقامی اور قائد مقامی کی سفارش سے مورخہ ۱۵ فتح (۱۵ دسمبر) تک اپنی درخواستیں محترم صدر صاحب خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے نام بھجوا دیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے مورخہ ۳۰ نومبر کو دوسرا بیٹا عطا کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ نومولود لمبی عمر پائے۔ بہت کارآمد وجود ثابت ہو۔ اور ہر قسم کی نعمتوں سے حصہ پائے۔ نومولود چوہدری دوست محمد خان صاحب آف بڑانوالہ کا پوتا اور ڈاکٹر چوہدری غلام اللہ آف پشاور کا نواسہ ہے۔

اعجاز احمد قمر

302 G, EAGLE HTS. UNIVERSITY OF WISCONSIN MADISON, WIS 53705 U.S.A

دعائے مغفرت

مہر نواب خان صاحب امیر جماعت احمدیہ بستی وریام آف جھنگ والد بزرگوار مہر بشیر احمد صاحب نائب تحصیلدار حال بھکر تقریباً ۱½ ماہ بیمار رہ کر مورخہ ۱۳/۱۱/۶۹ کو اپنے آبائی گاؤں جھنگ میں وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم ریٹائرڈ تحصیلدار تھے اپنی سروس کے دوران ہمیشہ احمدیت اور خلافت احمدیہ سے محبت و اخلاص رکھتے رہے۔

آپ بحیثیت امیر مقامی ہمیشہ مقامی جماعت سے دلی ہمدردی اور محبت رکھتے تھے

(دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور احقین کا صبر عطا فرمائے)

ادارۃ المصنفین کی اہم مطبوعات۔ تاریخ احمدیت۔ شرح بخاری شریف۔ تفسیر سورۃ فاتحہ

دورِ ثانی کے دائمین وقف عارضی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف عارضی کی تحریک کا دوسرا پانچ سالہ دور یکم ہجرت (مئی ۱۹۶۹ء) سے جاری فرمایا ہے جو دوست اس تحریک کے ماتحت جانی خدمات بجا لا چکے ہیں۔ ان کے ناموں کی فہرست بغرض تحریک دعا شائع کی جا رہی ہے احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ اس مبارک تحریک میں حصہ لیں۔ کم از کم دو ہفتے کے لئے وقف عارضی ہوتا ہے۔ فارم وقف عارضی دفتر سے طلب فرما سکتے ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

۴۵۳	مکرم ظفر اللہ رشید صاحب		ربوہ
۴۵۴	" مستری غلام حسین صاحب		سرداری والا سرگودھا
۴۵۵	" عبد الستار صاحب		"
۴۵۶	" حکیم واحد بخش صاحب		بستی شاہدرہ بہاولپور
۴۵۷	" محمد طفیل صاحب	۳۲۹/E.B	ملتان
۴۵۸	" محمد اقبال حسین صاحب ریٹائرڈ ہیڈ ماسٹر		ربوہ
۴۵۹	" محمد نعیم صاحب		نوتلہ منڈی بہاولپور
۴۶۰	" چوہدری شاہ محمد صاحب		چک ۹ بستی نور بہاولنگر
۴۶۱	" شیخ محمد رفیق صاحب	تخت ہزارہ	ضلع سرگودھا
۴۶۲	" ملک ظفر احمد صاحب	ہجکہ	ضلع سرگودھا
۴۶۳	" ملک مبارک احمد صاحب	"	"
۴۶۴	" میاں عمر دین صاحب	رکن پور	گوجرانوالہ
۴۶۵	" میاں عبد الغفور صاحب	"	"
۴۶۶	" محمد یونس صاحب بیدار	محمود آباد	تھرپارکر
۴۶۷	" محمد ابراہیم صاحب	چوہڑکلاں	ضلع شیخوپورہ
۴۶۸	" محمد بوٹا صاحب	"	"
۴۶۹	" عبد الرشید صاحب	دار الیمن	ربوہ
۴۷۰	" سلطان احمد صاحب	دار الیمن	ربوہ
۴۷۱	" محمد اسلم صاحب ضیاء الدین کالونی		کراچی
۴۷۲	" نسیم احمد صاحب		شیر شاہ کالونی کراچی
۴۷۳	" چوہدری محمد اسحٰق صاحب	۳۹۰/E.B	ضلع ملتان
۴۷۴	" عبد القیوم صاحب دکاندار		گڑھ مہاراجہ
۴۷۵	" عنایت اللہ صاحب	بہادر پور	ضلع شیخوپورہ
۴۷۶	" بشیر احمد صاحب	چک ۳۷۷ ڈی اے	مظفر گڑھ
۴۷۷	" عبد السلام صاحب	گول بازار	ربوہ

(باقی)

کتاب
اسلام کا اقتصادی نظام

جس میں سوشلزم، کیپٹل ازم اور اسلامی نظام کا مقابلہ کر کے اسلامی نظام کی فوقیت ظاہر کی گئی ہے۔ کارڈ آنے پر مفت، پتہ صاف لکھیں

محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

دنیا کی موجودہ ضرورت

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسالہ القرآن کے بارہ میں فرماتے ہیں:۔ "ایک طرح سے یہ رسالہ اس غرض و غایت کو پورا کر رہا ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مدنظر رسالہ ریویو آف ریلیجنز اردو ایڈیشن کے جاری کرنے میں تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یہ خواہش بڑی گہری اور خدا کی پیدا کردہ آرزو پر مبنی ہے کہ اگر ایسے رسالہ کی اشاعت ایک لاکھ بھی ہو تو پھر بھی دنیا کی موجودہ ضرورت کے لحاظ سے کم ہے پس مخیر اور مستطیع احمدی اصحاب کو یہ رسالہ نہ صرف زیادہ سے زیادہ تعداد میں خود خریدنا چاہیئے بلکہ اپنی طرف سے نیک دل اور سچائی کی تڑپ رکھنے والے غیر احمدی اور غیر مسلم اصحاب کے نام بھی جاری کروانا چاہیئے" (الفضل ۱۸ جولائی ۵۹ء)

سالانہ چندہ صرف ۶/- روپے

دلکشا پرفیومری کمپنی

نے جماعت احمدیہ کی سب سے پہلی کمپنی ہے جس نے نہایت اعلیٰ درجہ کی اشیاء از قسم تیل و عطر تیار کی تھیں۔ اپنا کام پچھلے سال سے شروع کر دیا ہوا ہے اسی سال چند دیسی عطر خاص گلاب خس چنبیلی بھی تیار کئے ہیں۔ چنانچہ جلسہ سالانہ پر اس کی مصنوعات ربوہ میں جنرل مرچنٹوں از نمائش گاہ۔ اور بازار سے اپنے سٹال گول بازار سے مل سکیں گی۔ دوست خرید کر فائدہ اٹھائیں۔

دلکشا پرفیومری کمپنی مکان ۱۴ مین سٹریٹ ۳۵ نسبت روڈ لاہور

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوب صورتی صحت اور صفائی کے لئے بہترین سرمہ جو متحرک جڑی بوٹی کا سیاہ رنگ جو ہے بچوں بڑوں سب کے لئے یکساں مفید ہے

قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید

ایک لاجواب اور بے عجوبہ روزگار سرمہ

آنکھوں کی ہٹیلی امراض، خارش پانی بہنا، بھینگی، موتیا، کرکرے وغیرہ کے لئے لاجواب تحفہ۔

قیمت فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار۔ ربوہ (فون ۳۸)

اعلان نکاح

مورخہ ۹ نومبر ۱۹۶۹ء بروز اتوار عزیزہ راشدہ نسرین بنت میاں عبد القیوم صاحب لطیف آباد حیدر آباد کا نکاح مکرم منصور الحسن صاحب ابن میجر ڈاکٹر ظہور الحسن خان صاحب آف پیر الٰہی بخش کالونی کراچی کے ساتھ مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر کے عوض مکرم مولانا غلام احمد صاحب فرخ نے پڑھا۔ دوست دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ آمین۔

(عبد الغفار سیکرٹری اصلاح و ارشاد حیدر آباد)

زود جام عشق

ایک بے مثل اور لاثانی دوا -/۱۶

طلاء اکسیر

زندگی اور حرارت کا سرچشمہ -/۵

فولادی گولیاں

بہترین مقوی اعصاب ۱۰۰ - -/۵

حب جواہر مہرہ

قلب و دماغ اور روح کا ہمدرد ساتھی گولیاں -/۲

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

کامیاب مجرب دوائیں

جن کا صرف ایک دفعہ کا استعمال اکسیر ثابت ہوتا ہے

کمزور بچوں کے لئے	شفا بے بی ٹانک	۲/۵۰
خاص طاقت کے لئے	نیو پاور ٹانک	-/۶
بوڑھے مایوس مریضوں کیلئے	نیو پاٹو کورس	-/۸
پائیوریا کے لئے	پائیوریا کیور	-/۴
نسوانی امراض کے لئے	فیملی ٹانک	۴/۵۰
دل کے لئے آبحیات	ہارٹ ٹانک	۲/
دماغی طاقت کے لئے	سپیشل بریں لوشن	۲/۵۰

اسی طرح کے ۱۵۰ سے زائد مجربات کا کتابچہ مفت

شفا ہومیو میڈیکل سٹور زنانہ ہسپتال کے قریب بازار ربوہ

فاؤنٹین پن کے لئے چائنا سٹار انک ربوہ کے ہر جنرل مرچنٹ سے مل سکتی ہے

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

بقیہ از صفحہ اوّل

اسلام کی رُو سے حقیقی خوشی اور اس کی کیفیت کو واضح کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس آیہ کریمہ میں جو میں نے ابھی تلاوت کی ہے اللہ تعالیٰ نے اَبْشِرُوْا کہہ کر مسلمانوں کو خوشی منانے کا حکم دیا ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس کی وجہ بھی بیان فرمائی ہے چنانچہ فرماتا ہے تم خوشی مناؤ اس لئے کہ تمہارے لئے مسرت پیدا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ اپنے آپ کو خوشیوں سے بھر لو اور عید مناؤ۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا کہ ہم نے تمہارے لئے خوشیاں منانے کے دو سامان بھی پیدا کر دیئے ہیں۔ یعنی ان سامانوں سے فائدہ اٹھاؤ گے تو تمہیں حقیقی خوشی منانے کی توفیق ملے گی ان میں سے ایک سامان (رَبُّنَا اللّٰہ کے ماتحت) معرفت الٰہی کا سامان ہے گویا ہمیں یہ یاد کرایا گیا ہے کہ ہماری خوشیوں کا سب سے بڑا سامان یہ ہے کہ ہم اپنے رب کو پہچاننے لگیں اور اس کا عرفان ہمیں حاصل ہو جائے

اس آیہ کریمہ کی رو سے دوسرا بڑا سامان جس کے نتیجہ میں ہمارے لئے عید پیدا ہوتی ہے وہ (ثُمَّ اسْتَقَامُوْا کے تحت) استقامت ہے۔ استقامت کے معنے ہیں کہ وقتی طور پر احکام الٰہی کی اطاعت کرنا۔ اور وقتی طور پر اس کی راہ میں قربانیاں دینا کافی نہیں ہے بلکہ ہمیشہ ہمیش کی اطاعت فرض ہے۔ رمضان ہمیں یہی سبق دیتا ہے روزہ کی حالت میں ہم دن کو کھانے پینے سے مطلقاً دست کش رہتے ہیں اور صرف رات کو ہی کھاتے پیتے ہیں۔ محض رات کے وقت کھانے کے نتیجہ میں یہ نہیں ہوتا کہ دن کے وقت ہمیں بھوک نہ لگے بھوک لگتی ہے لیکن ہم اسے برداشت کرتے ہیں اس طرح ہمیں یہ یاد کرایا گیا ہے کہ جس طرح رات کا کھانا دن کی سیری کا سبب نہیں بنا کرتا اسی طرح وقتی طور پر روحانی سیری سے آئندہ کے لئے روحانی سیری کا سامان نہیں ہو سکتا۔ اس لئے ضروری ہے کہ تم پوری استقامت کے ساتھ اپنے لئے روحانی سیری کا سامان کرتے چلے جاؤ۔ استقامت سے مراد یہ ہے کہ جب تم نے خدا سے تعلق پیدا کر لیا تو وہ کبھی ٹوٹنے نہ پائے۔ ہر حالت میں یعنی عسر میں بھی اور یسر میں بھی یہ تعلق قائم رہے۔ وہ بعض اوقات دُنیا کو یہ دکھانے کے لئے کہ میرے بندے کا مجھ سے کتنا مضبوط تعلق ہے اپنے بندے کو ابتلاؤں میں بھی ڈالتا ہے، وہ کبھی خاموشی بھی اختیار کرتا ہے پھر وہ کبھی یہ بھی کرتا ہے کہ جس طرح ماں اپنے بچے سے یہ کہہ دیتی ہے کہ میں ناراض ہوں اسی طرح وہ بھی اپنے بندے سے ایسا ہی معاملہ کرتا ہے لیکن اس ناراضگی کے پیچھے ماں کی طرح محبت و پیار اور مسکراہٹوں کے جلوے جھلک رہے ہوتے ہیں۔ وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کا عرفان حاصل ہوتا ہے اور وہ استقامت کا مظاہرہ کرتا چلا جاتا ہے وہ اس حال میں بھی اپنے تعلق باللہ میں کوئی کمی نہیں آنے دیتا بلکہ آگے ہی آگے قدم بڑھاتا چلا جاتا ہے اور

اَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ

کے ماتحت وہ ہمیشہ ہی عید کی خوشیوں سے ہمکنار رہتا ہے۔

حقیقی خوشی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پیدا کردہ اس کے دو سامانوں یعنی معرفت الٰہی اور استقامت پر تفصیل سے روشنی ڈالنے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا سو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے رمضان آیا تم نے روزے رکھے اور میری خاطر بھوک اور پیاس کی شدت برداشت کی، تم نے اپنے نفس کی خواہشات کو زیر کیا۔ اور خود ان کے غلام نہیں بنے۔ تم نے اپنے اوقات کو تسبیح و تحمید اور عبادت میں گزارا۔ تم نے اپنے مال کو اپنا نہ سمجھتے ہوئے اسے بیدریغ میں لٹایا۔ تو اب رمضان ختم ہونے پر تم خوش ہو اور خوشی مناؤ اس لئے کہ تمہارے پچھلے گناہ معاف کر دیئے گئے۔ اب تم آنے والے سالوں میں اس سے بھی بڑھ کر کوشش کرنا تمہیں آئندہ زندگی میں جنت کا وارث بننے کے لئے اسی طرح استقامت سے کام لے کر صبر کا نمونہ دکھانا پڑے گا۔ خدا کہتا ہے میں تمہاری رمضان کی مخلصانہ دعاؤں کو قبول کرتا ہوں اور تمہیں عید عطا کرتا ہوں۔ میں نے معرفت اور استقامت کے جو سامان پیدا کئے ہیں تم ان سے کام لیتے ہوئے دائمی عید کے وارث بنتے چلے جاؤ۔

عید کی حقیقت واضح فرمانے کے بعد حضور نے فرمایا یہ ہے وہ عید جسے منانے کے لئے ہم آج جمع ہوئے ہیں۔ خدا کرے کہ ہمیں استقامت عطا ہو تا یہ عید دائمی عید ثابت ہو۔ حضور نے اس موقع پر اس امر کو واضح فرمانے کے لئے کہ استقامت سے کیا مراد ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات میں سے ایک نہایت ہی پُر معارف اور بصیرت افروز اقتباس پڑھ کر سنایا۔ اور پھر فرمایا کہ خدا کرے کمال استقامت سے بہرہ ور ہونے کے نتیجہ میں ہمیشہ ہی ہماری روح پگھل کر آستانۂ الوہیت پر جھکی رہے اور اس کے فضل کے نتیجہ میں دائمی عید ہمیں نصیب ہو

بعدہٗ حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنائی کہ عید کی صبح کو اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے کہتا ہے کہ زمین پر نازل ہو چنانچہ وہ زمین پر آتے اور اعلان کرتے ہیں کہ ان کا یہ اعلان زمین کا ذرہ ذرہ سن رہا ہوتا ہے وہ کہتے ہیں کہ اے محمد کی امت نماز عید کی ادائیگی کے لئے گھروں سے نکلو کیونکہ خدا تھوڑے کو قبول کرتا اور بہت عطا کرتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتے ہیں اور نماز میں دعا کر چکتے ہیں تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے تمہاری کوئی حاجت نہیں جسے میں نے پورا نہ کر دیا ہو وہ اس حال میں واپس جاتے ہیں کہ وہ پاک ہو چکے ہوتے ہیں۔ اللہ کے نور سے وہ بھر جاتے ہیں۔ اور مغفور ہو کر واپس لوٹتے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث سنانے کے بعد حضور ایدہ اللہ نے فرمایا خدا کرے ہمارا گھروں کو لوٹنا ایسا ہی ہو (آمین)

خطبہ ثانی کے بعد حضور نے ان تمام لوگوں کے لئے جو دین کی سربلندی کے لئے مخلصانہ مجاہدہ میں لگے ہوئے ہیں اور ان تمام مبلغین کے لئے جو دور دراز ممالک میں اشاعت و تبلیغ اسلام کا فریضہ ادا کرنے میں مصروف ہیں نیز اپنی اولاد اور آئندہ نسلوں میں خدمت و فدائیت اور للّٰہیت کا وہی جذبہ پیدا ہونے کے لئے جو جماعت احمدیہ کا طرہ امتیاز ہے دعا کرنے کی نہایت پر اثر تحریک فرمائی بعدہٗ حضور نے اجتماعی دعا کرائی جس میں جملہ احباب شریک ہوئے دعا سے فارغ ہونے کے بعد حضور نے واپس جانے سے قبل جملہ حاضرین کو بلند آواز سے

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

کی دعا سے نوازا اور کمال درجہ محبت و شفقت کے رنگ میں فرمایا آپ سب اور دُنیا کے کونے کونے میں بسنے والے احمدیوں کو عید مبارک ہو۔

حضور ایدہ اللہ کے پُر معارف خطبہ اور درد و سوز میں ڈوبی ہوئی دعاؤں سے فیض یاب ہونے کے بعد احباب دس بجے دن کے قریب عجب روحانی کیف و سرور کے عالم میں اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

اس روز حضور ایدہ اللہ نے نماز جمعہ بھی مسجد مبارک میں پڑھائی۔ اور نماز سے قبل

الحمد للّٰہ رب العٰلمین

کے موضوع پر بہت روح پرور اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔ جس میں حضور نے اللہ تعالیٰ کے حسن و احسان کے جلووں اور ان کی بے انداز دعتوں پر روشنی ڈال کر بڑے ہی مسحور کن انداز میں واضح فرمایا کہ سب تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں۔ جس کی ذات حسن و احسان کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے ازراہ شفقت مسجد مبارک میں رونق افروز رہ کر پونے دو بجے سے تین بجے سہ پہر تک مسجد میں حاضر جملہ احباب کو شرف مصافحہ عطا فرمایا اس طرح ہزاروں احباب کو اپنے آقا کی خدمت میں عید کی مبارک باد عرض کرنے اور حضور کی دعاؤں سے فیض یاب ہونے کا انمول موقع میسر آیا۔ اور اس طرح وہ عید کی دوہری خوشیوں سے شادکام ہو کر خوشی خوشی اپنے گھروں کو واپس لوٹے۔

مربیان کرام سے درخواست

صدر انجمن احمدیہ کے وہ مربیان کرام جو باہر جماعتوں میں کام کر رہے ہیں ان کے سپرد جلسہ سالانہ کے موقع پر اہم فرائض کئے گئے ہیں۔ براہ کرم وہ ربوہ تشریف لاتے ہی اپنے مفوضہ کام پر حاضر ہو جاویں نقشہ فرائض کارکنان جلسہ سالانہ میں ان کے مفوضہ فرائض متعین کر دئے گئے ہیں۔"

(سید داؤد احمد انور جلسہ سالانہ)